اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ

ایام تشریق کے مسائل

طواف افاضہ کے بعد منیٰ واپس آنا ضروری ہے۔

اجر و ثواب کے اعتبار سے ایام تشریق سال کے باقی تمام دنوں سے زیادہ افضل ہیں۔

ایام تشریق کی تمام راتیں منیٰ میں بسر کرنی واجب ہیں۔

ایام تشریق میں روزانہ تینوں جمروں (جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ) کو بالترتیب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنی واجب ہیں۔

جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ آخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِہَا لَیَالِیَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِیْ الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلُّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ وَیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَةِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِیْ الثَّالِثَةَ وَلاَ یَقِفُ عِنْدَہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ (صحیح)

حضرت عائشہ r فرماتی ہیں کہ رسول اللہ e نے دن کے دوسرے حصہ میں طواف افاضہ کیا اور ظہر کی نماز بھی ادا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں (اس دوران) زوال آفتاب کے بعد (تینوں) جمرات کو کنکریاں ماریں ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے۔ پہلے (جمرہ اولیٰ) اور دوسرے جمرہ (جمرہ وسطی) کے پاس دیر تک قیام کیا اور آہ و زاری (سے دعاء) کرتے رہے۔تیسرے جمرہ (جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ e نے وقوف نہیں فرمایا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص13,12,11 ذی الحجہ (تین ایام) منیٰ میں بسر نہ کرنا چاہے تو 12,11کے دو دن بسر کرنے کے بعد واپس آسکتا ہے۔(ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر33) 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حجاج کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل آنا چاہئے اگر منیٰ میں سورج غروب ہو گیا اور13 ذی الحجہ کی رات شروع ہو گئی تو13 ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا واجب ہو جائے گا ایام تشریق میں زوال سے پہلے کی گئی رمی دہرانی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔تینوں جمرات کی بالترتیب رمی کرنا واجب ہے۔ اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ درست ترتیب کے ساتھ رمی کرنی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔ بلا عذر ایام تشریق کی رات منیٰ میں نہ گزارنے پر دم واجب ہے۔

کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایام تشریق کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ص اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَبِیْتَ بِمَکَّةَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرw سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب t نے حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے ایام تشریق کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت رسول اللہ e سے طلب کی تو آپ e نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ نُبَیْشَۃَ الْہُذْلِیِّ ص قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ((اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ)) وَفِی رِوَایَۃٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت نبیشہ ہذلی t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا "ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ا قَالَ ((مَا مِنْ اَیَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَلاَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنَ الْعَمَلِ فِیْہِنَّ مِنْ ہٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَاَکْثِرُوْا فِیْہِنَّ مِنَ التَّہْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن عمرw سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی اور دن نہیں ہے جس میں کئے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو (ان دنوں کے اعمال کے مقابلہ میں) زیادہ محبوب ہوں۔ لہٰذا ان دنوں میں کثرت سے لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت عبداللہ بن مسعود t ایام تشریق میں درج ذیل الفاظ سے تکبیرو تہلیل فرمایا کرتے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ (ابن ابی شیبہ)

12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو اسی روز13 ذی الحجہ کو رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

طواف وداع کے بعد رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

ایام تشریق کے دوران روزانہ نفلی طواف کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا کَانَ یَزُوْرُ الْبَیْتَ کُلَّ لَیْلَۃٍ مَادَامَ بِمِنًی ' رَوَاہُ الْبَیْہِقِیُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس t فرماتے ہیں کہ نبی اکرم e (ایام تشریق کے دوران) جب تک منیٰ میں رہے روزانہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے رہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایام تشریق کے دوران تمام نمازیں مسجد خیف میں ادا کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَرْفُوْعًا صَلَّی فِیْ الْمَسْجِدِ الْخَیْفِ سَبْعُوْنَ نَبِیًّا رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباسw نبی اکرم e سے روایت کرتے ہیں کہ آپ e نے فرمایا "مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

جو متمتع یا قارن حاجی قربانی نہ دے سکے وہ ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالاَ لَمْ یُرَخَّصْ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَنْ یُصَمْنَ اِلاَّ لِمَنْ لَمْ یَجِدِ الْہَدْیُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزے w اور حضرت عبداللہ بن عمر r حضرت عائشہ
رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس (حاجی) کے جو قربانی نہ دے سکے۔ اسے بخاری نے روایت کیا
ہے۔

TTT